تعارفی خاکہ نگاری

شخصیات کے تعارفی خاکے، انٹرویو اور فیچر دونوں سے مختلف اور اپنی خصوصیات میں ان سے کچھ زائد ہوتے ہیں۔ یہ تعارفی خاکے مفصل اور تجزیاتی ہوتے ہیں۔ ان کے اسلوب کی جداگانہ شان ہوتی ہے اور انہیں مجلوں میں یا اخبار کے مجلّاتی اوراق پر یا بسا اوقات اخبارات کے ان صفحات پر جو فیچر کے لیے مخصوص ہوتے ہیں، شائع کیا جاتا ہے۔ ایسے شخصی خاکے ہمارے یہاں کے اخبارات میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ البتہ ادبی مجلوں میں ادبی شخصیات کے جو خاکے شائع ہوتے رہے ہیں، ان میں تعارفی خاکہ نگاری کی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ خاکے ویسے تو مشہور معروف شخصیات کے بارے میں لکھے جاتے ہیں، لیکن موضوع کے اعتبار سے اگر نامعلوم یا غیر معروف فرد اخبار یا مجلّے کے لیئے بہت اہم ہو تو اس پر بھی خاکہ لکھا جاسکتا ہے۔

انٹرویو، سوال و جواب پر مبنی اور مختصر ہوسکتا ہے، لیکن کسی شخص کا تعارفی خاکہ، جس میں اس کا انٹرویو بھی آ سکتا ہے، طویل اور سیر حاصل ہوگا۔ ایسی تحریر لکھنے کے لیے خاکہ نگار نے متعلقہ شخصیت کے ساتھ کئی گھنٹے، بلکہ ممکن ہے، اس کی رفاقت میں کئی دن گزارے ہوں گے، ان کے ساتھ مانوس رہا ہوگا اور ان کے فرائض کی ادائیگی کے معمولات، روابط اور رہن سہن، بات چیت اور عادات و اطوار کے انداز بہت قریب سے دیکھ چکا ہوگا۔

ایک امریکی صحافی نے کسی موقع پر یہ بتایا کہ جب مجھے کسی بڑے آدمی کا انٹرویو کرنا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چھ ملاقاتیں کرتا ہوں کیونکہ وہ شخص پہلی تین ملاقاتوں میں تو وہی کچھ بتائے گا، جو مجھ سے پہلے دوسرے انٹرویو کرنے والوں کو بتا چکا ہوگا، البتہ آخری تین ملاقاتوں میں وہ پوری طرح کھلے گا۔ تعارفی خاکہ جس شخص کے بارے میں لکھا جائے، خاکہ نگار اس کے ساتھ کم از کم ایک دن گزارنے کی درخواست کرسکتا ہے، اس کے بعد مزید معلومات کے لیے آئندہ ملاقاتوں کی فرمائش کی جاسکتی ہے یہ ملاقاتیں خاص طور پر اس وقت زیادہ مفید ہوں گی جب وہ (مقتدر سیاست دان یا عوامی نمائندہ) کسی جلسے سے مخاطب ہو یا سرِعام لوگوں سے ملاقات کر رہا ہو۔

اخبار کا رپورٹر تو یہ کرسکتا ہے کہ کسی شخص سے انٹرویو کرنے کے بعد دفتر جائے اور انٹرویو لکھ ڈالے لیکن تعارفی یا شخصی خاکہ لکھنے والے کا کام نسبتاً دشوار اور اس سے کچھ آگے کا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد وہ ان لوگوں سے بھی انٹرویو کرتا ہے جو متعلقہ شخص سے بہت قریب ہوں، یعنی اس کے دوست، خاندان کے افراد، رفقائے کار اور اس کے حریف بھی۔ مثلاً کسی ایکٹر پر طبع آزمائی کرنی ہو تو صحافی اس ڈائریکٹر سے بات کرے گا جس کی فلم میں وہ ایکٹر کام کر رہا ہو، پھر ان اداکاروں کے ساتھ گفتگو کرے گا جو فلم میں اس کے

ساتھ کام کر رہے ہوں، پھر فلم کے ڈسٹری بیوٹر، اس ایکٹر کی بیوی، والدین، دوست احباب، بچے، گھریلو ملازم بلکہ اس کی سابقہ محبوباؤں سے بھی ملاقاتیں کرے گا۔ اسی طرح اگر کسی سیاست دان پر لکھنا ہو تو وہ اس کی پارٹی کے رہنماؤں سے، نیز مخالف پارٹی کے لیڈروں سے اور اگر وہ سرکاری سطح پر کوئی خدمت انجام دے رہا ہو تو متعلقہ ادارے کے سرکردہ افراد سے، اس کے علاوہ اس کے انتخابی حلقے کے لوگوں سے، پرانے دوستوں سے، دفتری عملے کے ارکان اور اس شخص کے بیوی بچوں سے بھی باتیں کرے گا۔۔۔

تعارفی خاکہ نگار میں نسبتاً زیادہ تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ایکٹر کا شخصی خاکہ لکھنے کے لیے رپورٹر کو اس کی گزشتہ فلموں پر بھی نظر ڈالنی ہوگی اور یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ فلمیں عام لوگوں میں کتنی مقبول ہوئیں اور نقادوں نے ان کے بارے میں کیا رائے دی۔ اگر ایکٹر نے کچھ لکھا ہو تو رپورٹر کو اس کی گذشتہ فلموں پر بھی نظر ڈالنی ہوگی اور یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ فلمیں عام لوگوں میں کتنی مقبول ہوئیں اور نقادوں نے ان کے بارے میں کیا رائے دی۔ اگر ایکٹر نے کچھ لکھا ہو تو رپورٹر اس کی تحریر بھی پڑھے گا اور تحریر کی روشنی میں اس کے مزید خیالات معلوم کرے گا۔ اسی طریقے سے کسی سیاست دان کا تعارفی خاکہ لکھے گا۔ صحافی اس کے انتخابی حلقے سے معلوم کرے گا کہ اسے کب کب کتنے ووٹ ملتے رہے اور پبلک جلسوں میں کب کیا کہا۔ حتیٰ کہ اسکول اور کالج میں بھی اس کی کارکردگی کا جائزہ لے گا (کیا وہ طالب علمی کے زمانے میں بھی سرگرم تھا؟)

قدرے چھان بین اور مختلف لوگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعے رپورٹر معلوم کر لیتا ہے کہ متعلقہ شخص کی زندگی میں تبدیلیاں کب اور کن مراحل میں رونما ہوتی رہیں، اور ان تبدیلیوں کے اسباب کیا تھے۔ اس کی سوچ کے محرکات کیا تھے اور اس کے موجودہ خیالات کس طرح ذہن میں مرتب ہوئے۔ اس کی شکستیں اور کامیابیاں اس کی شخصیت کے چھپے ہوئے گوشوں کو بے نقاب کر دیں گی اور یہ معلوم ہو جائے گا کہ اپنے معاصرین میں اس کی حیثیت کیا ہے۔

چھان بین اور انٹرویو کے بعد لکھنے کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ لکھنا اس طرح کا نہیں جیسے خبر لکھی جاتی ہے۔ شخصی خاکہ نگاری میں کسی شخص کے عام طرز عمل، اس کی گذشتہ زندگی، تاریخ، سوانح اور رویوں کا حوال شامل ہوتا ہے، پھر جزیات کا بیان آتا ہے، کچھ اس طرح کہ کیا باتیں کرتے وقت اس کی بھنویں ہمیشہ اوپر کو تنی ہوتی ہیں؟ یہ ہے تو ذرا سی بات، لیکن خاکہ نگار اس کو بھی اپنی تحریر میں شامل کرے گا۔ کیا وہ تمام وقت مضطرب رہتا ہے یا اس

کے مزاج میں سکون اور ٹھہراؤ ہے۔ تخصی خاکے میں کسی تخص کی زندگی کے سارے نقوش نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں۔ اس کی بات چیت، مشاہدات اور سوانح، ان سب کو آپس میں پرو کر ایک شخص کی تصویر مرتب کی جاتی ہے، جسے دیکھ کر اور پڑھ کر قارئین کو محسوس ہوتا ہے گویا وہ اس شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

ایک اچھا تعارفی خاکہ بیک وقت ایک اچھا فیچر بھی ہوتا ہے۔ اس کی تنظیم اور ترتیب بھی فیچر ہی کی طرح ہوتی ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو ایک فیچر میں ہونا چاہیے، مثلاً مکالمے، حوالے کی بات چیت، بیانیہ، پس منظر کی وضاحت، دوسروں کے خیالات جو اس سے متعلق ہوں اور تبصرے۔